REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم یکشنبہ
۹ محرم الحرام ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱۰ ؍

جلد ۴۷/۱۲ | ۲۷ وفا ۱۳۳۷ ہش ۲۷ جولائی ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۷۴

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۶ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق کل کی اطلاع مظہر ہے کہ

درد نقرس میں پہلے سے افاقہ ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

## سربراہوں کی کانفرنس کے انتظامات کا فیصلہ حفاظتی کونسل کے مستقل ممبروں کو کرنا چاہیئے

### روسی وزیر اعظم کے نام امریکہ کے صدر آئزن ہاور کا جوابی خط

واشنگٹن ۲۶ جولائی۔ صدر آئزن ہاور نے روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف کو یہ تجویز پیش کی ہے کہ مشرق وسطیٰ کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے سربراہوں کی مجوزہ کانفرنس کے انتظامات، طریق کار تاریخ اور مقام کا فیصلہ حفاظتی کونسل کے مستقل ممبروں کو کرنا چاہیئے۔ صدر آئزن ہاور نے روسی وزیر اعظم کو ایک خط لکھا ہے۔ جس میں انہوں نے روس کی یہ تجویز نامنظور کر دی ہے کہ سربراہوں کی کانفرنس میں صرف اردن اور لبنان کے مسائل پر ہی غور کیا جائے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ مشرق وسطیٰ سے متعلق اور بہت سے امور ایسے ہیں جن پر بحث ہونی چاہیئے۔ کیونکہ تمام امور پر بحث کئے بغیر اس علاقے میں بدامنی اور عدم استحکام کی اصل وجہ معلوم نہیں کی جا سکتی۔ صدر آئزن ہاور نے لکھا ہے کہ میرا خیال ہے کہ حفاظتی کونسل کے ذریعہ ایسی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ کہ جس کے نتیجہ میں وہاں امن قائم ہو سکے۔ مسٹر خروشیف نے یہ کانفرنس پیر کے روز منعقد کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے صدر آئزن ہاور نے لکھا ہے میرے خیال میں پیر کے روز کانفرنس منعقد کرنا قبل از وقت ہے۔ کانفرنس میں متعلقہ عرب ممالک اور بھارت کو شریک کرنے کی روسی تجویز کے ضمن میں صدر آئزن ہاور نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ اس خواہش کا اظہار کر کے مسٹر خروشیف نے بتا دیا ہے کہ در اصل وہ کس قسم کی کانفرنس کے خواہاں ہیں۔ جہاں تک کانفرنس میں غیر ممالک کی شمولیت کا سوال ہے از روئے قواعد حفاظتی کونسل کے اجلاسوں میں دوسرے ممالک بھی شریک ہو سکتے ہیں لیکن اس امر کا فیصلہ کرنا خود حفاظتی کونسل کا کام ہے لہٰذا اس سلسلہ میں اقوام متحدہ کے منشور پر عمل ہو گا۔ کل امریکی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا اگر سربراہوں کی کانفرنس کا انعقاد ایسی شرائط کے مطابق عمل میں آیا۔ جو سب کے نزدیک قابل قبول ہوں تو صدر آئزن ہاور اس میں شمولیت کریں گے ؛

برطانوی وزیر اعظم مسٹر میکملن سربراہوں کی کانفرنس کے بارہ میں اتحادیوں سے مشورہ کر رہے ہیں۔ خیال ہے کہ آئندہ ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر وہ مسٹر خروشیف کے خط کا جواب بھیج دیں گے فرانس کی طرف سے بھی جواب تیار کیا جا رہا ہے۔ جو عنقریب بھیج دیا جائے گا

دریں اثناء معلوم ہوا ہے کہ قاہرہ کے اخبارات مطالبہ کر رہے ہیں کہ کانفرنس میں متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر کو ضرور شریک کیا جائے۔ ورنہ یہ کانفرنس عربوں کے نزدیک سراسر ناقابل تسلیم ہو گی ــــ ادھر اسرائیل نے بھی اعلان کیا ہے۔ کہ جس کانفرنس میں ہمیں نمائندگی حاصل نہ ہو گی۔ اس کے فیصلوں کے ہم پابند نہیں ہوں گے ؛

۳ بجے آپ کے ہمراہ وزیر دفاع محمد ایوب کھوڑو بھی ہوں گے

## "جنگی تیاریوں کے نتائج خطرناک ہوں گے"

### ترکی کو روس کا انتباہ

ماسکو ۲۶ جولائی۔ روس نے ترکی کو ایک مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں یہ امید ظاہر کی گئی ہے۔ کہ ترکی عراق کے معاملات میں دخل نہیں دے گا۔ مراسلہ میں مزید لکھا ہے۔ کہ روس اس امر سے اچھی طرح باخبر ہے کہ ترکی وسیع پیمانے پر جنگی تیاریوں میں مصروف ہے لیکن اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر اس نے جنگ کی طرح ڈالی تو اس کے خطرناک نتائج برآمد ہوں گے

## ضروریات زندگی کی گرانی کا جائزہ لینے کیلئے کمیٹی قائم کر دی گئی

### کمیٹی کی سکیم کو بلا تاخیر عملی جامہ پہنایا جائے گا

لاہور ۲۶ جولائی۔ وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان مسٹر مظفر علی قزلباش نے ایک کمیٹی قائم کی ہے۔ جو روزمرہ کے استعمال کی چیزوں کے بڑھتے ہوئے نرخوں کے موجودہ مسئلہ کا جائزہ لے کر کوئی قابل عمل سکیم پیش کرے گی۔ اس سکیم کو بلا تاخیر عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق متذکرہ کمیٹی کے قیام کا فیصلہ ایک اعلیٰ سطح کے اجلاس میں کیا گیا۔ کمیٹی تاجروں کے نمائندوں کے مشورہ سے اپنی تجاویز بسرعت تمام مرتب کرے گی۔ اور پھر ایک ہفتہ کے اندر وزیر اعلیٰ کو اپنی رپورٹ پیش کر دے گی ــــ مقصد یہ ہے کہ یہ کمیٹی انڈے گوشت دودھ۔ سبزی گھی۔ ڈبل روٹی ایندھن۔ سبزیوں، چائے صابن اور کپڑے وغیرہ جیسی اشیاء کی بہتر سپلائی منصفانہ تقسیم اور مناسب نرخوں کے امکانات پر غور کرے۔ یہ کمیٹی اس امر پر بھی غور کرے گی کہ سماج دشمن عناصر اور نفع خوروں کے مقدمات کا بلا تاخیر فیصلہ کیا جائے۔ اور ان کو سبق آموز سزائیں دینے کا اہتمام کیا جائے۔

## ملک فیروز خان نون آج لندن روانہ ہو رہے ہیں

کراچی ۲۶ جولائی۔ معاہدہ بغداد کی وزارتی کونسل کا جو اجلاس آئندہ پیر سے لندن میں شروع ہو گا۔ اس میں شرکت کے لئے وزیر اعظم ملک فیروز خان نون آج لندن روانہ ہو رہے ہیں

## حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ کی علالت

ربوہ ۲۶ جولائی۔ حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق گزشتہ رات ۹½ بجے مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی کے نام مری سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی تھی۔ کہ دن میں بخار ۱۰۰ درجہ تک رہا کھانسی اٹھتی رہی اور دائیں طرف پسلی میں درد بھی زیادہ رہا اور ضعف کی شکایت بڑھ گئی۔ آکسیجن دینے سے کچھ افاقہ ہوا۔

آج صبح ۸½ بجے حسب ذیل تازہ اطلاع بذریعہ فون موصول ہوئی ہے۔

"رات اسہال کی تکلیف کی وجہ سے کافی ضعف ہو گیا۔ نصف شب کے بعد دوائی دینے سے کچھ نیند آئی۔ اب ٹمپریچر ۹۹ ہے۔ کھانسی کی شکایت بدستور ہے۔ تاہم عام طبیعت رات کی نسبت بہتر ہے۔"

احباب خاص توجہ اور التزام سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے جلد صحت یاب فرمائے آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ جولائی

# طرزِ حکومت

آجکل جمہوری طرزِ حکومت کا دور ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک ایسے ملک میں جہاں کے عوام بیدار ہوں اور ملک و قوم کی بہبودی کے خواہاں ہوں۔ وہاں جمہوری طریق بہترین طریق حکومت ثابت ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج تک دنیا کا ایک بھی ملک ایسا نہیں ہے جس کی تمام آبادی یکساں طور بیدار کی جا سکے۔ برطانیہ اور امریکہ جمہوریت کا بہترین نمونہ ہیں۔ اور جہاں تک نئی تعلیم و تہذیب کا تعلق ہے۔ یہ ممالک سب ممالک سے فائق سمجھے جاتے ہیں پھر یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ ان دونوں ممالک کی آبادی بھی صحیح معنوں میں جمہوریت کے تمام اصولوں کو سمجھتی ہے۔ اور ان کی پابندی کرتی ہے ان دو ممالک کو چھوڑ کر جہاں یہ طرزِ حکومت بڑی حد تک کامیاب ہے باقی شاذ ہی دنیا کا کوئی ایسا ملک ہو۔ جہاں جمہوریت صحیح معنوں میں قائم ہو سکی ہو۔ ویسے کہنے کو تو آج دنیا کے تقریباً تمام ملک اس کے مدح سنج ہیں۔ لیکن عملاً بہت کم ملک ہیں جو جمہوریت کے ما لہٗ و ما علیہ کو سمجھتے ہیں۔

بعض ممالک میں جیسا کہ مثلاً فرانس ہے۔ جمہوریت محض ایک کھیل بن کر رہ گئی ہے۔ اکثر ایشیائی ممالک میں جمہوریت کی ناکامی کی وجہ تو یہی ہے کہ یہاں کے عوام ابھی کافی حد تک بیدار نہیں ہوئے لیکن فرانس کی ناکامی شاید اس وجہ سے ہے کہ وہاں عوامی بیداری ضرورت سے زیادہ ہو گئی ہے۔ فرانس ہی وہ ملک ہے جس نے سب سے پہلے خود مختار بادشاہی کا خاتمہ کیا تھا۔ انقلاب فرانس پہلا انقلاب ہے جو شاہی حکومت کے خلاف عوامی بغاوت پر مشتمل تھا۔ اس کے بعد سے فرانس کی تاریخ دراصل انقلابات کا ایک مسلسل دور ہے جو ابھی ختم نہیں ہوا۔ فرانس کی یہ حالت جمہوریت کے نقائص اجاگر کرتی ہے۔ اس کا ردِ عمل آمریت کی صورت میں ہوتا ہے۔ چنانچہ آجکل فرانس میں بھی ڈیگال کی رضامند آمریت ڈکٹیٹرشپ قائم ہے۔

برطانیہ اور امریکہ میں بھی کسی نہ کسی وقت نیم ڈکٹیٹرشپ قائم ہوتی رہی ہے لیکن ہمارا خیال ہے کہ ان دو ملکوں کے سوا کوئی جمہوری کہلانے والا بالکل آزاد ملک آج شاذ ہی ایسا ہو۔ جو کسی نہ کسی حد تک ڈکٹیٹرشپ سے دوچار نہ ہوا ہو ... ہو۔ خواہ یہ ڈکٹیٹرشپ جمہوری لباس ہی میں کیوں نہ نظر آتی ہو۔

مشرقِ وسطیٰ کے اسلامی ممالک جہاں جہاں انقلابات ہوئے ہیں ڈکٹیٹرشپ ہی کے قبضہ میں آئے ہیں۔ جہاں بادشاہت قائم ہے۔ وہ بھی دراصل ڈکٹیٹرشپ ہی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ فرق صرف نام میں ہے۔ ویسے بھی بادشاہی اور ڈکٹیٹرشپ میں عملاً تھوڑا سا ہی فرق ہے۔ عراق میں کہنے کو تو جمہوری انقلاب آیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ ملک بھی مصر کی طرح بادشاہی سے نکل کر ڈکٹیٹرشپ کے قبضہ میں چلا گیا ہے۔ جس طرح روس کے عوام آج بھی اسی طرح بے بس ہیں جیسا کہ زار کے عہد میں تھے اور جس طرح مصر کے عوام اسی طرح صدر عبدالناصر کے غلام ہیں جس طرح پہلے وہ فاروق کے غلام تھے۔ اسی طرح عراقی بھی موجودہ انقلابیوں کے اسی طرح غلام ہو گئے ہیں جس طرح وہ شاہ فیصل کے وقت میں تھے۔ صرف حکمران بدل گئے ہیں ورنہ عوام کی حالت میں کوئی فرق نہیں پڑا جس طرح خود مختار بادشاہی میں ملک و قوم کی ترقی بادشاہ کی ذات سے وابستہ ہوتی ہے۔ یعنی اگر بادشاہ اچھا ہوا تو ملک ترقی کرتا ہے۔ اور برا ہو تو نقصان اٹھاتا ہے۔ اسی طرح ڈکٹیٹرشپ کا حال ہے۔

ڈر یہ ہے کہ مشرقِ وسطیٰ کے تمام اسلامی ممالک میں بھی فرانس کی سی حالت پیدا نہ ہو جائے۔ خدانخواستہ اگر ایسا ہو جائے۔ تو ان ممالک کی تباہی یقینی ہے۔ فرانس کو اگرچہ بے حد نقصان پہنچا ہے۔ اور وہ اول درجہ کے ممالک سے گر کر سوم درجہ کے ممالک میں شمار ہونے لگا ہے۔ پھر بھی مغربی برسرِ اقتدار اقوام اسکو ہمدردانہ سہارا دیئے چلی جاتی ہیں۔ لیکن مشرق ان ممالک سے سوا لوٹ کھسوٹ کے اور کوئی امید نہیں باندھ سکتا۔

یہ صورتِ حال مسلمان اقوام اور اسلام کے لئے نہایت نازک ہے۔ یہ اقوام صرف ایسی صورت میں بچ سکتی ہیں کہ وہ خود بھی اسلام پر پوری طرح سے عامل ہو جائیں۔ اور تمام دنیا خاصکر مغربی دنیا کو اسلام کی آغوش میں لانے کے لئے ایک عظیم روحانی تحریک برپا کریں۔ ایسی تحریک وہی کامیاب رہ سکتی ہے جو سیاسیات سے الگ رہ کر اپنا کام کرے۔ ورنہ جیسی جماعتیں اس وقت بروئے کار آ رہی ہیں۔ جیسا کہ اخوان المسلمون وغیرہ یہ بجائے مفید ہونے کے نقصان رساں ثابت ہوں گی۔ کیونکہ ایسی جماعتیں ملک میں بے اطمینانی اور انتشار پھیلانے کے سوا اور کچھ نہیں کر سکتیں۔

---

# کونسا جرم

مولانا عبدالماجد صاحب دریا آبادی نے بھی قرآن کریم کی تفسیر لکھی ہے جس کا نام تفسیر ماجدی ہے۔ کسی دوست نے اس کے متعلق مولانا کو لکھا ہے کہ

"تفسیر ماجدی میں ہے کہ جن گناہوں کے لئے حدِ شرعی مقرر ہے (شراب نوشی زناکاری، چوری وغیرہ) جب تک اجرا حد نہ ہو جائے محض توبہ و استغفار سے معاف نہیں ہو سکتے۔ یہ بات کچھ سمجھ میں نہ آئی"
(صدق جدید ۱۸ جولائی)

یہ سوال اور اس کا جواب مولانا نے صدق جدید ۱۸ جولائی ۱۹۵۸ء میں صفحہ ۶ پر شائع کیا ہے آپ نے سائل کے اعتراض کو صحیح مان کر لکھا ہے کہ

"مسئلہ کی صحیح صورت وہی ہے جو خود سائل کے ذہن میں ہے۔ تفسیر میں عبارت تنگ رہ گئی ہے۔ اور مسئلہ کی پوری صورت واضح نہ ہو سکی۔ اللہ معاف فرمائے۔ اب اس میں تصحیح و اصلاح تو صرف طبع ثانی میں ممکن ہے۔ وہاں مراد یقیناً یہ ہو گی کہ مجرم کی آہ و فریاد سے متاثر ہو کر کسی واجب الحد جرم میں حد کا ساقط کر دینا کسی دنیوی حاکم قاضی وغیرہ یہاں تک کہ پیمبر کے بھی اختیار میں نہیں"۔
(صدق جدید ۱۸ جولائی)

اس کے آگے مولانا نے قرآن کریم کی کئی ایک آیات پیش کر کے ثابت فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ گنہ گاروں کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ ہمیں اس مسئلہ میں مولانا سے کلی اتفاق ہے۔ اور جو آیات آپ نے پیش فرمائی ہیں۔ ان سے واقعی آپ کی تائید ہوتی ہے۔ لیکن ہمیں مولانا سے اس بات میں اختلاف ہے کہ:۔

"یہ جواب یہاں تک پہنچکر ختم ہو گیا تھا کہ سورۃ البقرہ (پارہ سیقول) کی آیت ۱۹۲ نظر میں آ گئی۔ اوپر سے حکم مشرکین و معاندین سے قتال کا چلا آ رہا ہے آگے ہے۔ فان انتھوا فان اللہ غفور رحیم

اگر یہ لوگ باز آ جائیں (کفر و شرک سے) جو محرک جنگ کا تھا۔ تو اللہ بڑا بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے"۔
(صدق جدید ۱۸ جولائی)

مولانا نے اپنی تائید میں اس آیت کی اس تفسیر کے متعلق فقہاء و مفسرین کی آراء بھی پیش کی ہیں۔ ہم مولانا اور ان فقہاء و مفسرین کی دل سے قدر کرتے ہیں۔ اور ان کی اسلامی خدمات کے بے حد معترف ہیں۔ لیکن ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ انہوں نے اللہ تعالےٰ کی رحمت کی وسعت کو ثابت کرنے کے لئے اس آیت کو "شرک و کفر" کے ساتھ جو منسوب کیا ہے۔ وہ اس آیت کے الفاظ اور سیاق و سباق کے حدود سے باہر ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ مولانا اور ان مفسرین نے دو مختلف النوع جرموں کو خلط ملط کر دیا ہے۔ شرک و کفر الگ جرم ہیں۔ اور کافروں اور مشرکوں کا مسلمانوں پر تلوار سے حملہ کرنا الگ جرم ہے۔ کافر، مشرک ایسے بھی ہو سکتے ہیں جو مسلمانوں سے دین کے بارے میں نہیں لڑتے۔ اور ایسے بھی ہو سکتے ہیں جو لڑتے ہیں۔ اول الذکر کا جرم یا گناہ صرف کفر و شرک ہے۔ لیکن آخر الذکر کفر و شرک سے بڑھ کر یہ جرم زیادہ کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں سے لڑتے ہیں۔ اور ان کو بزور دین سے باز رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آیہ فان انتھوا فان اللہ غفور رحیم میں انتھوا یعنے باز رہنے کا ذکر صرف لڑائی سے باز رہنے سے تعلق رکھتا ہے نہ کہ کفر و شرک سے باز رہنے سے، یعنے جرم اول سے نہیں بلکہ اضافی جرم معلوم (لڑائی) سے باز رہنے سے۔

(باقی مشیر)

# ملک محمد جعفر خان صاحب کی تصنیف "احمدیہ تحریک" پر تبصرہ

## دیباچہ پر ایک نظر

(از مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ)

(قسط اوّل)

ملک محمد جعفر خان صاحب ایڈووکیٹ نے ایک کتاب "احمدیہ تحریک" احمدیت کے خلاف لکھی ہے اس کتاب میں انہوں نے احمدیت کو ترک کرنے کی وجوہ تحریر کرتے ہوئے اس کے دیباچہ میں احمدی نوجوانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ بھی اس کتاب کے مطالعہ کے بعد ان کی طرح احمدیت ترک کر دیں۔ ان کی اس تحریک کا جواب نوجوانان احمدیت کی طرف سے انشاء اللہ انہیں خسران مبین کے سوا کچھ نہیں ملے گا

### بے بنیاد مفروضات

دیباچہ میں انہوں نے احمدیہ تنظیم پر نکتہ چینی کی ہے۔ اس لئے سب سے پہلے ان کی کتاب کا دیباچہ ہمارے زیرنظر ہے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ ملک صاحب موصوف نے ۱۹۵۳ء کے بعد نظام سلسلہ احمدیہ سے باغی ہو کر احمدیت کو محض بدظنی اور بعض بے بنیاد مفروضات کی بناء پر ترک کیا ہے۔ جب ایک انسان کسی مامور من اللہ کے متعلق اپنی تحقیقات کی عمارت کی بنیاد اس بدظنی پر رکھے کہ مدعی کے مدنظر صرف اور صرف ذاتی وجاہت تھی تو اس کی یہ بدگمانی اسے صحیح نتائج تک پہنچانے میں آڑے آ کر سچائی اور ہدایت کے مقام سے محروم کر دیگی۔ بدگمانی کے ایسے ہی برے نتائج کے پیش نظر قرآن کریم نے مسلمانوں کو ہدایت دی ہے کہ اجتنبوا کثیراً من الظن ان بعض الظن اثم۔ کہ بہت سے ظنوں سے بچو۔ کیونکہ بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔ جب ملک صاحب موصوف حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے متعلق اس بدظنی کو قائم کر کے کہ آپ کے دعاوی ذاتی وجاہت کے لئے ہیں تحقیقات کے میدان میں اترے ہیں۔ تو وہ احمدیت کی سچائی پر کس طرح قائم رہ سکتے ہیں۔

### ایک سراسر غلط نظریہ

دوسری بات جو ان کی احمدیت کے متعلق تحقیقات کی راہ میں آڑے آئی وہ ان کا یہ غلط نظریہ ہے کہ اب دور عقل شروع ہو چکا ہے جس کے شروع ہو جانے پر کسی الہامی سہارے اور کسی بیرونی سے بڑی سند کی (خواہ وہ قرآنی سند کیوں نہ ہو) ہمیں ضرورت نہیں جیسا کہ آگے چل کر آپ ان کے اس نظریہ کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں گے۔ انکی ساری بحث اس کتاب میں بعض بے بنیاد مفروضات، بدگمانیوں اور اس غلط نظریہ کے گرد چکر لگا رہی ہے۔ اس نظریہ کو اختیار کر کے ان کا سچائی کی بلند سطح سے گر کر کسی دور کے گڑھے میں جا پڑنا ہی ضروری تھا۔ کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

من یشرک باللہ فکانما خر من السماء فتخطفہ الطیر او تھوی بہ الریح فی مکان سحیق

"کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی امر کو شریک ٹھہرائے۔ وہ نہایت بلندی سے نیچے گرے گا پھر اسے پرندے اچک لیں گے یا کوئی ہوا اسے دور کی جگہ پر پھینک دے گی"۔

یہ قرآنی تمثیل ملک صاحب پر پورے طور پر صادق آ رہی ہے۔ انہوں نے قرآن مجید اور الہام الٰہی کے بالمقابل عقل انسانی کو جگہ دے کر اور وحی الٰہی کی ضرورت سے انکار کر کے اس عقل کو جو الہامی سہارے کے بغیر اکثر ہوا و ہوس کا شکار ہو جاتی رہی ہے۔ ایک الٰہ کی حیثیت دے دی ہے اور خود

والذی اتخذ الٰھہ ھواہ۔

کا مصداق بن گئے ہیں۔ لہذا ضروری تھا۔ کہ وہ اس قرآنی تمثیل کے مطابق احمدیت کی بلند چوٹی سے جو آسمان صداقت ہے۔ اس طرح گرتے کہ اسلام بھی ان کے ہاتھ سے جاتا رہتا۔ اور وہ فلسفیانہ ملحدانہ خیالات کے پرندوں کا شکار ہو جاتے۔ اور ہوائے زمانہ انہیں سچائی سے دور کسی عمیق گڑھے میں پھینک دیتی۔ اب وہ اس غلط نظریہ کے گرد چکر لگانے والی کتاب کو شائع کر رہے ہیں۔ تا احمدی نوجوان اسے پڑھ کر احمدیت سے ارتداد اختیار کریں۔

### ایک امید جو کبھی پوری نہ ہوگی

ملک صاحب موصوف بعض باغی منحرفین کے کردار کو دیکھ کر جو نام نہاد حقیقت پسند پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس وقت کو احمدی نوجوانوں کو ارتداد کی راہ دکھانے کیلئے سازگار سمجھتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

"مجھے یقین ہے کہ جس تحریک کی بنیاد غلط نظریات پر رکھی گئی ہو اس کو عارضی طور پر تنظیمی پابندیوں سے قائم رکھا جا سکتا ہے لیکن بالآخر اس کا ختم ہو جانا مقدر ہے ایک لحاظ سے یہ وقت میرے کام کے لئے سازگار ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت جماعت کے نوجوانوں کا ایک خاصہ طبقہ بغاوت کے لئے تیار ہو رہا ہے۔ کئی ماہ سے جماعت کے سرکاری آرگن الفضل نے اپنے کالم منافقین کے خلاف جہاد پر وقف کر رکھے ہیں۔ اور جس جوش اور شدت سے یہ جہاد جاری ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرزا محمود احمد صاحب کے لئے حالات کافی تشویشناک ہو گئے ہیں۔ جو لوگ اس وقت براہ راست زیر عتاب ہیں۔ ان کے نام اخبار میں چھپے ہیں ان کی تعداد کوئی زیادہ نہیں ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اور بہت سے لوگ ہیں جن کی وفاداری پر شبہ کیا جاتا ہے۔ میرا ان منافقین کے موجودہ رویہ سے چنداں پرامید نہیں"۔

(احمدیہ تحریک صفحہ ۲۶)

ملک صاحب موصوف اس وقت ان منافقین کو دیکھ کر اپنے لئے حالات کو سازگار بھی سمجھتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف ان کے رویہ سے چنداں پر امید بھی نہیں مگر اس تضاد خیالی کے باوجود وہ مایوس بھی نہیں ان کے نزدیک بالآخر اس تحریک کا ختم ہو جانا

## کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

### متقی کی علامات

"ہمیشہ دیکھنا چاہیئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے جیسے کہ فرمایا۔ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا یحتسب (طلاق ۲،۳) جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم و گمان میں نہ ہوں۔ یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ مثلاً ایک دکاندار یہ خیال کرتا ہے۔ کہ دروغگوئی کے سوا اس کا کام ہی نہیں چل سکتا۔ اس لئے وہ دروغگوئی سے باز نہیں آتا۔ اور جھوٹ بولنے کیلئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے۔ لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا اور اسے ایسے موقع سے بچا لیتا ہے۔ جو خلاف حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔ یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا، تو خدا نے اسے چھوڑ دیا۔ جب رحمان نے چھوڑ دیا تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا۔

(ملفوظات صفحہ ۱۱)

مقدر ہے۔ ملک صاحب الہام کے تو قائل نہیں اور نہ ہی وہ یہ الہامی پیشگوئی فرما رہے ہیں۔ یہ ان کا محض ...... قیاسی ڈھکوسلا ہے جو ہر خدائی تحریک کے مقابلہ میں بنایا کرتے ہیں۔ احمدیہ تحریک کی تنظیم کے خلاف احمدیت کے بعض باغیوں احرار اور مودودی جماعت نے ناخنوں تک زور لگایا ہے۔ مگر وہ سب خائب و خاسر رہے ہیں۔ وہ اس تحریک میں کوئی حقیقی رخنہ پیدا نہیں کر سکے۔

ان کا بھانڈا تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ نے چوراہے میں اس طرح پھوڑ دیا ہے کہ ان کا رہا سہا بھرم بھی جاتا رہا ہے احرار تو جماعتی طور پر ختم ہو چکے ہیں اور مودودی تحریک کے سرگرم ممبر اسے ایک ایک فاشی تحریک قرار دیکر اور اس سے کنارہ کش ہو کر اس کا بودا پن ظاہر کر رہے ہیں۔

## امین احسن اصلاحی کا نوٹس

چنانچہ امین احسن اصلاحی صاحب جو مولانا مودودی صاحب کے دوست و بازو رہے ہیں۔ مولانا مودودی صاحب نے آپ کو جو نوٹس دیا اس کے بارے میں آپ فرماتے ہیں:۔

"میں نے آپ کے مذکورہ نوٹس کو جسے اس کے مزاج اور انداز کے لحاظ سے ایک فرمان کہنا بیجا نہ ہوا گھر پر آکر دوبارہ پڑھا اجلاس کے تمام پہلوؤں پر بار بار غور کیا۔ اس بار بار کے غور و فکر کے بعد بھی میری رائے وہی ہے جو میں آپ سے زبانی عرض کر چکا ہوں۔ میرے نزدیک آپ کا یہ پورا نوٹس استدلال و استنتاج کے لحاظ سے بالکل غلط۔ مصالح کے اعتبار سے جماعت کے لئے نہایت مہلک اور عدل و انصاف کے لحاظ سے یہ ایک ابتدائی تقاضوں کے احترام سے بھی خالی ہے اور دستوری اور آئینی نقطہ نظر سے جب میں اس پر غور کرتا ہوں۔ تو مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ ہم جو اسلامی جمہوریت اور شورائیت کی ایک مثال قائم کرنے کا حوصلہ کر اٹھے تھے اور ابھی اس کی پہلی جھلک بھی دیکھنی نصیب نہیں ہوتی تھی کہ شاید ہمارے بھی دل اس سے بھر چکے ہیں اور ہم اس کی جگہ ایک ایسی فسطائیت کا تجربہ کرنے کا شوق رکھتے ہیں جس کی نظیر کم از کم ماضی و حاضر میں تو کوئی بڑ مل سکے ..............

.............

شاید اسلامی جمہوریت اور شورائیت کی شان ہیں اپنی تحریروں میں ہم اب تک جو قصیدہ خوانیاں کرتے رہے ہیں وہ محض مشق سخن کے طور پر تھیں

یہ محض اپنے ملک کے ارباب اقتدار کو ہدف ملامت بنانے کے لئے"

(پیغام صلح ۲۹ر جنوری ۱۹۵۸ء کالم اوّل)

میں نے یہ طویل اقتباس صرف اس لئے پیش کیا ہے کہ مودودی جماعت کو آپ نے جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں ایک حیثیت دی ہے۔

## وجاہت پسندی کا الزام

بہر حال ملک صاحب موصوف حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام سے بدظن ہیں کہ انہوں نے جو دعاوی کئے ہیں اور جس رنگ میں تحریک کو چلایا ہے وہ محض وجاہت پسندی کا نتیجہ ہے۔ مگر وہ کونسا نبی اور رسول ہے۔ جو اس بدظنی کا مورد نہیں بنا۔ اور تو اور خود سید الانبیاء فخر المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی ان کے نادان منکرین نے ایسی ہی بدظنی کی تھی جب کہ ان کا ایک وفد آپ کے پاس آیا تھا کہ ہم آپ کو اپنا بادشاہ تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ آپ ہمارے بتوں کی مخالفت چھوڑ دیں۔ قرآن کریم بتاتا ہے کہ شعیب علیہ السلام کے منکرین نے کہا:۔

**ما نفقہ کثیرا مما تقول**

کہ تمہاری باتیں ہماری عقل میں نہیں آتیں یعنی غیر معقول اور خلاف عقل ہیں۔

یہودیوں نے کہا

**قلوبنا غلف**

کہ ہمارے دل میں آپ کی باتیں داخل نہیں ہوتیں۔ یہ سب لوگ اپنے تئیں عاقل اور انبیاء کی باتوں کو غیر معقول قرار دیتے تھے۔ اور

**فرحوا بما عندھم من العلم**

کے مطابق جو معلومات رکھتے تھے انہیں پر نازاں تھے۔

## ایک فاسد نظریہ

ملک صاحب کو بھی دور شریعت اور الہام کے ختم ہونے اور دور عقل کے جاری ہونے کا نظریہ بقول ان کے علامہ اقبال سے مل گیا ہے۔ اسی فاسد نظریہ پر انہوں نے اپنی ساری تحقیقات کی بنیاد رکھکر اپنی کتاب میں الہامی حقائق کو بھی رد کر دیا ہے۔ اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے حق میں اس نظریہ کی موجودگی میں وہ کسی بڑی سے بڑی سند کو بھی کوئی وقعت دینے کے لئے تیار نہیں۔ خواہ وہ قرآن مجید کی سند ہو یا احادیث نبویہ کی۔ یا ایسے حقائق و واقعات کی جن کا رد

عقل سلیم کے نزدیک ناممکن ہو۔ غرض ملک صاحب بدظن ہو کر احمدیت کے تارک ہو گئے ہیں۔ مگر وہ صرف احمدیت سے ہی بدظن نہیں۔ اسلام کے باقی فرقوں سے بھی جو احمدیت کی مخالفت پر کمربستہ ہیں وہ بدظن ہیں۔ چنانچہ احمدیت کے مخالف علماء کے لٹریچر کو جو احمدیت کے خلاف لکھا گیا ناپسند کرتے ہوئے آپ نے احمدی نوجوانوں کو ان کا لٹریچر پڑھنے سے روکا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ تحریر کرتے ہیں کہ:۔

"کیونکہ خطرہ یہ ہے کہ تم کہیں احمدیت سے نکل کر کسی ایسی ہی دوسری گمراہی شامل نہ ہو جاؤ"۔

(احمدیہ تحریک صا۱۴)

گو مقصد آپ کا بے شک یہی ہے کہ احمدی نوجوانوں سے احمدیت کو چھڑائیں۔ چنانچہ ملک صاحب لکھتے ہیں:۔

"میرا مقصد دراصل احمدیوں کو قائل کرنا اور انہیں احمدیہ جماعت چھوڑنے پر آمادہ کرنا ہے اس مقصد کے پیش نظر میں خاص طور پر نوجوانوں سے

مخاطب ہوں۔ اس لئے کہ جن بزرگوں کی زندگیاں جماعت میں گذر چکی ہیں اور جن کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے مرزا صاحب کی سچائی کے زندہ نشان دیکھے ہیں۔ ان سے یہ توقع رکھنا کہ وہ اس عمر میں اپنے عقائد پر نظر ثانی کریں گے ایک موہوم خیال ہے"۔

(احمدیہ تحریک ص۱۵ و ۱۶)

اگر ملک صاحب موصوف اپنی اس تحقیقات میں اپنے تئیں پوری سچائی پر سمجھتے تو جوانوں کے مقابل پر بڑی عمر کے لوگوں سے اس طرح مایوس نہ ہوتے کیونکہ سچائی ایسی چیز نہیں ہوتی جو جوانوں پر تو اثر انداز ہو سکے مگر تجربہ کار عمر لوگ اس کے قبول کرنے سے محروم رہیں۔

(باقی)

---

# تحریک عطایا برائے یادگاری مسجد ربوہ

از مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

اس سے قبل خاکسار کی طرف سے ربوہ کی یادگاری مسجد کے لئے عطایا کی تحریک ہوئی تھی۔ اس میں خاکسار نے جماعت لاہور کی طرف سے جو عطیہ موصول ہوا تھا اس کا ذکر کیا تھا۔ اس کے بعد مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی آف چنیوٹ حال کلکتہ کی طرف سے اس مسجد کی عمارت کے لئے ایک ہزار روپے کی رقم موصول ہوئی ہے۔ اسی طرح حاجی نظیر الحق صاحب لاہور نے یکصد روپیہ دیا ہے۔ اور مکرم ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای اے سی حال ربوہ نے پچاس روپے دئے ہیں

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

امید ہے دوسری جماعتیں اور مخیر احباب اس نیک کام کی طرف توجہ فرما کر جلد اس تحریک کی رقم کو جو بہت معمولی سی ہے۔ پورا فرما دیں گے۔

---

## درخواست دعا

میرے بیٹے عزیز نصیر احمد بھٹی کمپالہ (مشرقی افریقہ) میں گردن کے نچلے حصے میں ریڑھ کی ہڈی کا اپریشن ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ عطا فرمائے اور اس کی بیماری کی وجہ سے ایک لمبے عرصہ سے ہم جس پریشانی میں مبتلا ہیں اسے دور فرمائے۔

(بشیر احمد بھٹی راولپنڈی)

# حضرت غلام حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمبردار سیالکوٹ

حضرت غلام حسین صاحب رضی اللہ عنہ بزرگ صحابہ میں سے ہیں۔ مضمون کے آخری نوٹ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے ۱۹۰۳ء میں بیعت کی تھی۔ کہاں یہ کیفیت تھی کہ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی ہم رکابی اور احمدیوں کی مخالفت پر فخر کرتے تھے اور کہاں یہ حالت کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی کو ذریعہ نجات جانتے اور مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کو مباحثات میں ہرا دیتے تھے۔ آپ معمولی تعلیم رکھتے تھے۔ مگر تحریر میں پختگی جھلکتی ہے۔

(یحییٰ فضلی بی۔اے۔ مولوی فاضل متعلم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

میں غلام حسین نمبردار ولد نتھو نمبردار ساکنہ سیالکوٹ محلہ اراضی یعقوب کا نمبردار ہوں اور عرصہ تین سال سے محکمہ زراعت سے نیلی بار فارم والا ضلع منٹگمری تحصیل پاکپتن میں ایک مربعہ عارضی طور پر مجھ کو عطا ہوا ہے اور اب میں فارم والا میں رہتا ہوں۔

پہلے میں حنفی المذہب تھا۔ مگر جب میری عمر تخمیناً ۲۴ سال کی ہوئی تو مجھ کو سچا مذہب تلاش کرنے کا خیال آیا اور میں نے بادشاہوں کو اور پیروں اور چیلوں کو پرکھا۔ مگر وہ سب دغاباز اور مکار ثابت ہوئے۔ برہمنوں اور آچار جیوں کو دیکھا مگر وہ بھی کذاب نکلے آخر میں وہابیوں میں شامل ہو گیا اور مولوی غلام حسن صاحب و مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا ہم رکاب بنا۔ اور چونکہ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے احمدیوں کے ساتھ تمام بحث و مباحثے ہوتے رہتے تھے انہیں مولوی ابراہیم صاحب کے سوال و جواب سید حامد شاہ صاحب کی طرف میں ہی لے جاتا تھا اور جماعت احمدیہ کا سخت دشمن تھا حتیٰ کہ کسی احمدی کو اپنی مسجد میں نماز تک نہ پڑھنے دیتا تھا۔ پھر میں مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کا پیرو بنا اور پھر ۱۹۰۰ء میں افریقہ جا کر ٹھیکیداری کا کام شروع کیا۔ افریقہ میں اس وقت چار پانچ احمدی تھے جن کے نام حسب ذیل ہیں ممباسہ میں بابو رحمت علی صاحب ڈاکٹر تھے اور نیروبی میں بابو محمد افضل صاحب و بابو عبدالرحمٰن صاحب و بابو نبی بخش صاحب و فخرالدین صاحب تھے۔ خدا تعالیٰ فخر الدین صاحب کو جزائے عظیم سے نوازے۔ کیونکہ وہ ہر روز میرے ساتھ بحث کرتے رہتے اور دلی ہمدردی کے ساتھ تبلیغ کرتے رہتے تھے اور میں تھا کہ ہنستا اور مخول کرتا۔ ایک رات میں نے دیکھا کہ خواب میں ایک راستہ پر نماز پڑھ رہا ہوں۔ ایک آدمی آیا جس کے منہ پر کپڑا اچھا ہوا تھا۔ اس نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ تم میرے پیچھے نماز پڑھو۔ پھر وہ میرا امام بن گیا اور میں نے اس کے پیچھے نماز پڑھی۔ پھر وہ چلا گیا۔ اور کچھ آدمی آئے جنہوں نے مجھے کہا کہ تم اس راستہ سے چلے جاؤ۔ کیونکہ ہم نے اس جگہ جادو تعویذ کرنے ہیں جس پر بندہ نے کہا کہ جو کچھ جادو تعویذ تمہارے پاس ہیں میرے سر میں ڈال دو ان کا مجھ پر ہرگز کوئی اثر نہیں ہوگا۔ کیونکہ میں فقیر آدمی ہوں۔ صبح اٹھتے ہی میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ مرزا صاحب کی کتابیں ضرور دیکھنی چاہئیں تا ایسا نہ ہو کہ یہ مولوی دھوکہ ہی دے رہے ہوں۔ اور یہ بھی میرے دل میں ڈالا گیا کہ پہلے مسیح علیہ السلام کی زندگی اور موت دیکھنی چاہیئے چنانچہ ۱۹۰۳ء میں ہی میں افریقہ سے واپس سیالکوٹ آ گیا اور سید حامد شاہ صاحبؓ سے سوال کیا کہ آپ کے پاس مسیح علیہ السلام کی موت کا کیا ثبوت ہے۔ سید حامد شاہ صاحب نے فرمایا کہ یا عیسےٰ انی متوفیک و رافعک الیّ میں صاف لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے عیسےٰ تحقیق میں تجھ کو موت دے کر تمہارا رفع کروں گا۔ یہ نہیں فرمایا کہ رفع کر کے پھر تجھ کو ماروں گا۔ اس پر بندہ کی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کے متعلق تسلی ہو گئی۔ کیونکہ مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی نے یہ ہمارے ذہن نشین کرایا ہوا تھا۔ کہ قرآن میں تناقض نہیں ہے۔

ایک کتاب آئینہ کمالات اسلام شاہ صاحب نے مجھ کو دی جس کے پڑھتے ہی خدا تعالیٰ نے مجھ کو آنکھوں کی روشنی عطا کر دی اور میرے والدین اور دو حقیقی بھائیوں غلام حسن اور غلام علی اور ان کی بیویوں اور میری بیوی نے میرے ہمراہ بذریعہ خط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر لی۔ اس پر مولوی ابراہیم صاحب کو بہت جوش آیا اور میرے ساتھ بحث مباحثہ شروع کر دیا۔ خاکسار نے چند سوالات مولوی ابراہیم کے سامنے پیش کئے جس پر وہ عاجز آ گئے اور جواب دیا کہ پہلے تم مولویت کا سرٹیفکیٹ حاصل کرو پھر میں تمہارے سوالات کا جواب دوں گا۔ اس وقت بندہ کو اپنا خواب یاد آ گیا کہ میرے خواب کی یہی تعبیر تھی کہ میں نے مسیح موعودؑ کا چہرہ نہیں دیکھا اور بذریعہ خط بیعت کر لی ہے اور یہ میرے امام ہو گئے ہیں۔ اور یہ مولوی ابراہیم صاحب اور ان کے ہمراہی جادوگر دکھلائے گئے تھے جن کے جادو وغیرہ کا مجھ پر کچھ اثر نہیں ہوا۔ الحمد للہ۔

بیعت کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کثرت سے نشانات دیکھے ہیں اور خدا کے فضل سے دیکھ رہا ہوں۔ الہام اور کشوف وغیرہ کا کچھ انعام اس عاجز کو بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل عطا فرمایا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ جب حج کے لئے گئے ہوئے تھے مجھ کو اللہ تعالیٰ نے رؤیا میں دکھایا کہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ اول کے بعد خلیفہ بھی ہوں گے۔ اور وحی بھی ان کو ہو گی اور کامیاب بھی ہوں گے۔

یہ رؤیا میں نے خلیفہ اولؓ کو سنائی تو آپ نے فرمایا:۔

"واقعی میاں محمود احمدؓ میرے بعد خلیفہ ہوں گے اور اسی لئے اس کی ابھی سے مخالفت شروع ہو گئی ہے"

پھر جب آپ حج سے واپس تشریف لائے تو ایام جلسہ میں خاکسار نے حضرت میاں صاحب کو مبارکباد دی کہ خلیفہ اولؓ کے بعد آپ خلیفہ بھی ہوں گے اور آپ کو وحی بھی ہو گی اور آپ کامیاب بھی ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا۔

جب پہلی دفعہ جلسہ پر ۱۹۰۳ء میں یہ عاجز قادیان گیا تو جلسہ پر صرف چند آدمی آئے تھے مگر مجھ کو بٹالہ میں رؤیا میں دکھایا گیا کہ قادیان میں اتنی کثرت سے مخلوق آئی ہے کہ جیسی چراغاں کے میلہ پر لاہور میں آتی ہے۔

میری بیوی کے گھر لڑکیاں تھیں اور لڑکا ایک بھی نہیں تھا۔ اگر پیدا ہوتا تو مر جاتا تھا۔ میری بیوی نے کہا کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ میرے ہاں لڑکا دیوے۔ میں نے دعا کرنی شروع کی۔ چنانچہ ایک مدت کے بعد مجھ کو نماز تہجد میں سجدہ کی حالت میں یہ الہام ہوا کہ کیوں انتظار رہا ہے۔ تیری بیوی کو ایک ماہ سے زیادہ دن ہو گئے ہیں اور ایک ہمسایہ عورت بھی میرے سامنے کی گئی کہ یہ بھی ایک ماہ سے زیادہ روز سے حاملہ ہو گئی ہے۔

صبح میں نے اپنی بیوی اور اس ہمسایہ عورت کو مبارکباد دی۔ پھر ایک ہی مہینہ میں دونوں کے ہاں لڑکے پیدا ہوئے اب وہ لڑکے سولہ سال کے ہیں (یہ تحریر ۱۹۲۳ء کی ہے۔ ناقل) میرے لڑکے کا نام احسان الٰہی ہے۔ وہ دہم میں تعلیم پاتا ہے اور دوسرے لڑکے کا نام رحمت اللہ ہے۔ اب رحمت اللہ کے والدین۔ ہمشیرہ اور ماموں سب احمدی ہیں۔

بہت سے رؤیا اور بھی ہیں لیکن سب کے ذکر سے مضمون طویل ہو جائے گا۔ مگر یہ میرے اپنے عمل کا نتیجہ نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان ہیں اور ان کے باغ کا ثمر ہیں۔ میں حلف اٹھا کر کہتا ہوں کہ اگر اب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف نہ لاتے تو اسلام کا زمین سے نام و نشان تک مٹ جاتا۔ تمام لوگ عیسائی اور آریہ اور دہریہ بن جاتے آج دنیا پر اسلام احمدیت کے نام سے ہی زندہ ہے۔

جس وقت رسالہ الوصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شائع کیا تھا اسی وقت میں نے اور میرے دونوں بھائیوں غلام حسن اور غلام علی نے کل جائیداد کے ⅛ حصہ کی وصیت کر دی تھی۔ اور ہر دو قطعہ اراضی کا ⅛ حصہ ہبہ کر کے صدر انجمن احمدیہ کے نام کرا دیا تھا۔ اور اپنی زندگی میں صدر انجمن کو قبضہ دلا دیا ہوا ہے۔ اب انجمن مذکورہ اراضی کا ٹھیکہ وصول کرتی ہے۔ ہر ایک احمدی کو چاہیئے کہ وہ فوراً وصیت کرے کیونکہ یہ اس مسیح موعودؑ کی تحریک ہے جس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر ایمان آسمان پر بھی اٹھ گیا تو وہ اس جگہ سے بھی کھینچ لائے گا۔ وہ کون سا ایمان تھا جو زمین سے اٹھ گیا تھا وہ نبوت کا ایمان تھا۔ کیونکہ تمام زمینی آدمی نبوت کو بند کر چکے تھے کہ اب کسی قسم کا نبی نہیں آ سکتا۔ حالانکہ تمام قرآن شریف بھرا پڑا ہے کہ قیامت تک نبوت جاری ہے اور قیامت تک نبی آتے رہیں گے۔ ہاں اس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری اور اس کی مہر سے نبوت مل سکتی ہے۔

اب دیگر تمام مذاہب میں نبوت بند ہے مگر اسلام میں جاری ہے۔ یہ بہت ہی اہم چیز تھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام آسمان سے اتار لائے ہیں اور اب کثرت سے احمدیوں کو الہام و کشوف ہوتے ہیں۔ اب نبوت اور وفات مسیح کے مسائل پر کوئی مولوی احمدیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اگر حضرت مسیح موعودؑ نہ آتے تو یہ خاکسار ضرور اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور مذہب اختیار کر لیتا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے میری دستگیری فرمائی۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم تمام لوگوں کی دستگیری فرمائے اور حضرت مسیح موعودؑ کی شناخت کرنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ یہ بھی آخر اسی کی مخلوق ہیں۔ آمین ثم آمین۔

نوٹ: ۱۹۰۳ء میں خاکسار نے حضورؑ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔

# جماعت کے بڑے تاجر اور تعمیر مساجد بیرون

ہر ماہ کے پہلے سودے میں جو کچھ بھی منافعہ ہوتا ہے
تم جانتے ہو تعمیر مساجد کا اک حصہ ہوتا ہے

اخلاص کا دعویٰ ہے جس کو وہ رکھتا ہے یہ دل سے یقیں
محمود کا پختہ عزم ہو جب جھٹ کام وہ پورا ہوتا ہے

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

## جے وی اساتذہ واستانیوں کی ضرورت

شہر لائل پور کے پرائمری سکولوں میں جے وی استادوں واستانیوں کی ۳۰ جولائی ۱۹۵۸ء تک درخواستوں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب ایمپلائمنٹ ایکسچینج سرکلر روڈ لائلپور شہر کی معرفت درخواستیں بھجوائیں۔

## جماعت احمدیہ جمال پور کا کامیاب جلسہ

جماعت احمدیہ جمال پور ضلع نواب شاہ کا جلسہ مورخہ ۱۸ ؍ ۵۸ء بروز جمعۃ المبارک منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو کہ چوہدری رستم علی صاحب نے کی۔ چوہدری اسمٰعیل صاحب نے کلام محمود میں سے نظم پڑھی۔ اور مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب نے جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھا۔ بعدہٗ مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مدلل اور پُرتاثیر تقریر فرمائی۔

صاحب صدر چوہدری عبدالرحمٰن صاحب کی تقریر کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ جلسہ کے بعد دوستوں کو سوالات کرنے کا موقع دیا گیا۔ جن کے جواب دیئے گئے۔

شاہ محمد جمال پور ضلع نواب شاہ سندھ

## چکوال میں حضور ایدہ اللہ کی صحت کیلئے دعا اور صدقہ

جماعت احمدیہ چکوال ضلع جہلم نے مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۵۸ء بروز سوموار صبح دس بجے ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا۔ اور گوشت نادار اور غرباء میں تقسیم کیا۔

نیز اجتماعی طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے دعا بھی کی گئی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ماتحت حضور کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ نیز کام کرنے والی عمر دراز عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم چکوال)

## درخواست دعا

سیکنڈری بورڈ (میٹرک) کا نتیجہ عنقریب شائع ہو رہا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے طلباء کی نمایاں کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ)

## لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کوالیفائیڈ لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت ہے جو امراض نسواں کی ماہر ہو۔ خواہشمند خواتین درخواستیں بنام چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ بنقول سارٹیفکیٹس ارسال کریں۔ تنخواہ کوالیفکیشن اور تجربہ کے مطابق دی جائے گی۔

(ناظر امور عامہ)

## انصار اللہ کا آئندہ امتحان

انصار اللہ کا آئندہ امتحان انشاء اللہ ۱۹ اکتوبر ۵۸ء کو منعقد ہوگا جس کے لئے قرآن مجید کے دوسرے پارہ کے نصف اول کا ترجمہ نصاب ہوگا۔ اراکین انصار سے گذارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں شمولیت فرمائیں۔ زعماء کرام شریک ہونے والے احباب کے اسماء گرامی سے دفتر انصار اللہ مرکزیہ کو مطلع فرمائیں۔ قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

# ۳۱ جولائی تک وقف جدید کے وعدے ادا کرنے والے احباب

اس سال کے شروع میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ہموطنوں کی تعلیمی اور اصلاحی خدمات منظم اور وسیع پیمانہ پر انجام دینے کی غرض سے وقف جدید کی تحریک کا اجراء فرمایا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز میں جو جذبات اور تاثیر رکھی ہے اس کا طبعی نتیجہ یہ ہوا کہ نہ صرف ملک کے ہر گوشہ سے مخلص خدام نے پروانہ وار لبیک کہی بلکہ غیر ممالک سے بھی بہت سے خدام نے اس سعادت میں حصہ لیا۔

گو یہ قربانی اپنی ذات میں عظیم ہے۔ مگر جس معیار کا مطالبہ ہمارا پیارا امام ہم سے کرتا ہے اس سے ابھی ہم پیچھے ہیں۔ لہٰذا جملہ عہدیداران اور احباب سے درخواست ہے کہ اس تحریک میں چندوں اور وقف زندگی کی مقدار بڑھانے کی ہر ممکن سعی فرمائیں۔ چنانچہ اس وقت تک پچپن معلمین باہر بھجوائے جا چکے ہیں۔ اور کچھ عنقریب بھجوائے جا رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوشکن نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ اور وقف جدید کے روشن مستقبل کا نظارہ اس کے حال کے دھندلکوں میں بآسانی کیا جا سکتا ہے۔ ہمیں کامل وثوق ہے کہ بہت جلد یہ مبارک تحریک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس مقصد کو پورا کرے گی۔ جس کے لئے اس کا اجراء کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ العزیز۔

کام کے فوری پھیلاؤ کا ایک نتیجہ اخراجات کی فوری ضرورت کی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ جس کا کامیاب مقابلہ احباب کے تعاون ہی سے کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا سب احمدی احباب، جماعتوں اور عہدیداران سے درخواست ہے کہ وقف جدید کے وعدوں کی جلد از جلد وصولی کے لئے سرتوڑ کوشش فرمائیں۔ اور انتہائی سعی کریں کہ وعدے ۳۱ جولائی تک سو فیصدی ادا ہو جائیں۔

ایسے احباب جو اپنے وعدے ۳۱ جولائی تک پورے ادا کر دیں گے ان کے نام خاص طور پر دعا کے لئے حضور ایدہ اللہ کے پیش کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز!

جملہ سیکرٹریان مال اپنے اپنے حلقہ سے وصولی کی مکمل فہرستیں ۱۵ اگست تک دفتر ہذا کو ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(انچارج دفتر وقف جدید ربوہ)

## ایک نیک نمونہ

جیسا کہ احباب کو علم ہے محترم ملک غلام محمد صاحب مرحوم رئیس قصور حال ہی میں انتقال فرما گئے ہیں ان کی وفات کی وجہ سے جماعت احمدیہ قصور کے چندہ میں کافی کمی آ گئی تھی اب ملک صاحب مرحوم و مغفور کے فرزند ارجمند مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب نے جماعت احمدیہ قصور کو مطلع کیا ہے کہ وہ اپنے والد مرحوم کا ماہوار چندہ -/-/۱۱۲ بدستور ادا کرتے رہیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس ارادہ کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مکرم ملک صاحب موصوف کے اموال میں مزید برکت دے۔ تاکہ وہ اور بھی بڑھ چڑھ کر دین کی راہ میں قربانی کر سکیں۔

(محمد صادق فاروقی جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ قصور)

## دعائے مغفرت

مکرم چوہدری جلال الدین صاحب چک ۳۷ جنوبی ضلع سرگودھا کی والدہ ماجدہ محترمہ پناہ بی بی صاحبہ موصیہ مرحومہ ۱۹۵۸ء میں فوت ہوئی تھیں انہیں چک ۳۷ جنوبی میں امانتاً دفن کیا گیا تھا۔ ان کا جنازہ مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کی غرض سے ربوہ لایا گیا۔ امیر مقامی حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب موصیہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے واسطے دعا فرمائیں۔"

(خاکسار فضل عمر عفی عنہ کارکن صدر انجمن احمدیہ)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ گھبیانہ میں اپریشن کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرما دیں۔

(بشیر احمد ڈرائیور کسٹوڈین کراچی)

# امریکہ کا تجرباتی راکٹ چھ ہزار میل کی بلندی پر پہنچ گیا

## راکٹ میں موجود سفید چوہیا کی دل کی دھڑکن زمین پر سنی جا رہی ہے

واشنگٹن ۲۵؍جولائی گذشتہ سے پیوستہ رات ۱۱ بجکر ۱۳ منٹ (گرینچ وقت) پر امریکی سائنسدانوں نے کیپ کناورل سے ایک اور راکٹ چھوڑا جس میں "ویکی" نامی سفید چوہیا بھی بٹھادی گئی ہے۔ راکٹ کا نام "تھار ایبل" رکھا گیا ہے۔

امریکی ہوائی فوج نے راکٹ چھوڑنے کے ۱۵ منٹ بعد اعلان کیا کہ راکٹ چلانے والے سائنسدانوں اور انجینئروں کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ "تھار ایبل" قسم کے دو راکٹ پہلے بھی چھوڑے جا چکے ہیں۔ پہلا تھار ایبل راکٹ ۲۳؍اپریل کو چھوڑا گیا تھا۔ جو چند منٹ کے بعد زمین پر گر گیا تھا۔ دوسرا تجربہ ۹؍جولائی کو کیا گیا تھا جسے اچھی خاصی کامیابی حاصل ہوئی تھی اس میں سفید رنگ کی ایک چوہیا بٹھائی گئی تھی۔ جس کا نام "میاؤ" تھا۔ اس راکٹ نے چھ ہزار میل کا سفر کیا تھا۔ بعد ازاں اس کا اگلا حصہ زمین پر گر گیا تھا۔ لیکن آج تک وہ دستیاب نہیں ہو سکا۔ کل رات جو راکٹ چھوڑا گیا ہے۔ وہ چھ ہزار میل کی بلندی پر پہنچ گیا۔ یہ راکٹ ۷ سیکنڈ تک عمودا اڑتا رہا۔ اور اپنے پیچھے دھوئیں کے بادل چھوڑتا رہا۔ بعد میں اس نے سطح زمین کے متوازی پرواز شروع کردی۔ اس وقت بھی اس کے پیچھے نارنجی رنگ کے دھوئیں کے بادل دیکھے جا رہے تھے یہ راکٹ فلوریڈا کی فضا میں تین منٹ تک دیکھا جاسکا۔ باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق راکٹ کے سفر میں چوہیا کو خوش رکھنے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ اس کے لئے ایسی جگہ بنادی گئی ہے۔ جہاں گرمی یا سردی کا برا اثر نہ پڑے۔ اس کے لئے چھ ہفتے کے لئے پانی اور خوراک رکھ دی گئی ہے۔ چوہیا کے دل کی دھڑکن ریڈیو کے ذریعے سنی جاسکے گی۔ چوہیا کی رہائش کے لئے سلنڈر تیار کیا گیا ہے جس کی لمبائی ۳ء۲۰ سنٹی میٹر اور قطر ۸ء۷ سنٹی میٹر ہے۔ چوہیا کو چھوٹی چھوٹی پٹیوں کے ذریعے سلنڈر سے باندھ دیا گیا ہے تاکہ وہ ان تاروں کو نقصان نہ پہنچا سکے جو اس کی دھڑکن کو ریکارڈ کرنے کے لئے تیار کئے گئے ہیں۔

### وینزویلا میں بغاوت

کاراکاس (وینزویلا) سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ صوبہ مارا کے میں بغاوت شروع ہو گئی ہے اور باغیوں نے صوبے کے گورنر کو گرفتار کرلیا ہے۔

### ۲۵ ہزار ایکڑ اراضی زیر کاشت لائی گئی

ڈھاکہ ۲۷؍جولائی محکمہ زراعت سے تعلق رکھنے والے حلقوں نے بتایا ہے کہ اضلاع میمن سنگھ، تپرا اور سلہٹ کی دو لاکھ ایکڑ بنجر اراضی میں سے ۲۵ ہزار ایکڑ اراضی کو ۵۷-۱۹۵۶ء میں ٹریکٹروں اور بجلی کے پمپوں کی امداد سے زیر کاشت لایا جا چکا ہے۔ اس زمین سے اوسطاً ۲۵ من فی ایکڑ اناج حاصل ہو رہا ہے۔

### فوجی بحری نقل و حمل کے تجارتی جہاز

واشنگٹن ۲۵؍جولائی۔ امریکی جہازی کمپنیوں نے مشرق وسطی میں امریکی فوجوں کو باربرداری اور نقل و حمل کے محکمہ کے حوالے کردئے ہیں امریکی محکمہ دفاع نے منگل کو اعلان کیا کہ یہ جہاز امریکی بحریہ کی ملکیت کے مال بردار، تیل بردار اور فوج بردار جہازوں کے بیڑے کی کارکردگی بڑھانے کے لئے حاصل کئے گئے ہیں۔ یہ ان جہازوں کی جگہ لیں گے جو دوسرے فوجی اڈوں سے مشرق قریب روانہ کئے گئے تھے۔ بحری نقل و حمل کے محکمہ نے ۱۵ تیل بردار جہاز بھی حاصل کئے ہیں۔

### حفاظتی کونسل میں سربراہوں کی کانفرنس کی تیاری

نیویارک ۲۵؍جولائی۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹریٹ کے ایک اعلیٰ افسر نے بتایا کہ اگر متعلقہ حکومتیں متفق ہو گئیں تو اس صورت میں اقوام متحدہ اس امر پر آمادہ ہوگی کہ حفاظتی کونسل میں پیر کے دن سربراہوں کی کانفرنس منعقد کرنے کی ٹھوس تیاری کرے۔

### ۱۹۷ امریکی عراق سے روم پہنچ گئے

روم ۲۵؍جولائی۔ دو امریکی طیارے ۱۹۷ امریکی مردوں، عورتوں اور بچوں کو لے کر عراق سے روم پہنچ گئے۔ یہ طیارے راستے میں انقرہ میں بھی اترے تھے۔ انقرہ کے ہوائی اڈے پر سخت حفاظتی تدابیر اختیار کی گئی تھیں۔ اور اخبار نویسوں کو ان سے ملاقات کرنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔

---

## لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

اس لئے جہاں تک اللہ تعالیٰ کے توبہ قبول کرنے کا تعلق ہے۔ اس آیہ سے یہ استدلال تو جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں اور مشرکوں کے مسلمانوں سے ناحق لڑنے کے جرم کو بھی توبہ پر معاف کر دیتا ہے۔ لیکن اس آیہ سے یہ استنباط کرنا صحیح نہیں ہے کہ کفر و شرک کے جرم کو بھی توبہ پر بخش دیتا ہے۔ ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کفر و شرک سے توبہ کرنے پر نہیں بخشتا حاشا وکلا۔ بلکہ ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ اس آیہ سے ایسا استدلال کرنا صحیح نہیں ہے۔ اس آیہ میں صرف کافروں اور مشرکوں کے جرم قتال سے باز آنے کا ذکر ہے اور یہ جرم فی ذاتہ ایک بہت بھاری جرم ہے۔ اس لئے مولانا نے جو اس آیہ کے یہ معنی کئے ہیں کہ:

"اگر یہ لوگ باز آجائیں (کفر و شرک سے محرک جنگ کا تھا) تو اللہ بڑا بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے۔" صحیح نہیں ہیں۔ بلکہ اس کے صحیح معنی وہی ہیں جو اپنی طرف سے (شرک و کفر) جو محرک وغیرہ لفظوں کے اضافہ کے بغیر کئے جا سکتے ہیں یعنی

اگر یہ لوگ جنگ سے باز آجائیں تو اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے۔

ذیل میں ہم اس آیہ کا سارا ماحول نقل کر دیتے ہیں

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ○ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّىٰ يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ ۖ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ۗ كَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ○ فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ○ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلّٰهِ ۖ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ ○

اس ساری عبارت کا غور سے مطالعہ کیجئے۔ یہاں صرف لڑنے والے کافروں اور مشرکوں کا ذکر ہے ان کے کفر و شرک کا کہیں بھی ذکر نہیں ہے۔ جن فقہاء و مفسرین نے اس آیہ میں کفر و شرک کے جرم کی تخصیص کی ہے وہ شاید اس مغالطہ کی وجہ سے کی ہے کہ ان آیات میں کافروں اور مشرکوں سے ان کے کفر و شرک کی وجہ سے جنگ کا حکم دیا گیا ہے حالانکہ ان آیات میں صرف ان کافروں اور مشرکوں سے لڑنے کو کہا گیا ہے۔ جو پہلے مسلمانوں سے لڑتے ہیں۔ یہاں واضح طور پر صرف دفاعی جنگ کا ذکر ہے۔ اور دفاعی جنگ بھی اس حد تک کہ اگر حملہ آور رک جائیں تو فوراً مسلمان بھی رک جائیں یعنی لڑنے والوں سے بھی صرف اس وقت تک لڑنا جائز ہے جب تک وہ ہتھیار نہ رکھ دیں۔

ہمیں یقین ہے کہ مولانا بھی ان آیات کو دفاعی جنگ کے اصولوں پر ہی مشتمل سمجھتے ہیں۔ لیکن ہمیں ڈر ہے کہ مودودی صاحب ایسے لوگ آپ کے معنی سے غلط استنباط کر سکتے ہیں۔ چنانچہ انہی آیات میں سے آیہ فَاقْتُلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلّٰهِ کو متن سے علیحدہ کر کے انہوں نے اپنے اس لادینی نظریہ کی تائید میں پیش کیا ہے کہ اسلامی جماعت خدائی فوجداروں کی جماعت ہوتی ہے۔ جس کا کام یہ ہے کہ ممکن ہو تو جبر کے ذریعہ اقتدار پر قبضہ کر لیا جائے اور تلوار کے ذریعہ "اشاعت دین" کی جاسکے۔

---

### کویت اور متحدہ عرب جمہوریہ

لنڈن ۲۵ جولائی کل دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا۔ دمشق کی ان خبروں کی تصدیق نہیں ہو سکی کہ کویت متحدہ عرب جمہوریہ میں شامل ہو رہا ہے

### پارلیمنٹ میں شاہ ایران کی تقریر

تہران ۲۵ جولائی۔ شاہ ایران نے کل اپنی پارلیمنٹ میں خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ ایرانی قوم سے میرا رشتہ ٹوٹ نہیں سکتا۔ یہ ایک روحانی اور قلبی تعلق ہے جو قائم رہے گا۔

شاہ ایران دو ماہ کے غیر ملکی دورے کے بعد پہلی بار پارلیمنٹ سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا جہاں تک میرا تعلق ہے اور جب تک خدا تعالیٰ کو منظور ہے۔ اور میں زندہ رہوں یہ تعلق کبھی نہیں ٹوٹے گا۔

شاہ نے کہا کہ ایران کے ٹھوس جذبہ قومیت کے باعث سوویٹ یونین اور مغربی طاقتوں دونوں سے ایران کے تعلقات خوشگوار ہیں۔

## "ہمارا ہوائی کرہ" — پروفیسر حبیب اللہ خانصاحب کا پُرمغز اور تحقیقی مقالہ

### مجلس انصار سلطان القلم کے اجلاس کی روئیداد

ربوہ — مورخہ ۲۴ جولائی کی شام کو مجلس انصار سلطان القلم کا اجلاس کمیٹی روم تحریک جدید میں زیر صدارت مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب منعقد ہوا۔ راؤن احمد صاحب انور کی تلاوت قرآن کریم کے بعد سیکرٹری مجلس امین اللہ خانصاحب سالک نے گذشتہ اجلاس کی رپورٹ پیش کی۔ بعدہٗ مکرم پروفیسر حبیب اللہ خانصاحب نے "ہمارا ہوائی کرہ" کے موضوع پر ایک پُرمغز اور تحقیقی مقالہ پیش کیا۔ جسے حاضرین نے بہت غور اور دلچسپی سے سُنا۔ مکرم پروفیسر صاحب نے تفصیل کے ساتھ "کرہ ہوائی" کی کیفیت و ماہیت۔ شہاب ثاقب۔ خاکی ذرات وغیرہ کی تحقیقات پر سیر حاصل تبصرہ کرتے ہوئے قرآن کریم کے حوالہ جات سے ثابت کیا کہ خالق کائنات ایک علیم و خبیر ہستی ہے جسے مخلوق کی ہر ضرورت کا علم ہے۔ اور اس نے ہمیں ایسی ایسی نعمتوں سے نوازا ہے کہ ہم جتنا بھی اس کا شکر ادا کریں کم ہے۔

بعدہٗ مکرم شاہد منصور صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شان اقدس میں ایک عمدہ نظم سنائی۔ حاضرین کی خواہش پر آپ نے اپنی ایک غزل بھی پیش کی مکرم قریشی سمیع اللہ صاحب اور مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے نے بھی اپنا کلام سنایا محترم شاہ صاحب کے صدارتی ارشادات کے بعد دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔

(نامہ نگار)

## نئی عراقی حکومت اور پاکستان

کراچی ۲۶ جولائی ملک فیروز خان نون وزیر اعظم پاکستان نے کہا ہے کہ حکومت پاکستان عراق کی نئی حکومت کو تسلیم کرنے کے سوال پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ وہ اس سلسلے میں جتنی جلدی ممکن ہوا کوئی فیصلہ کرے گی وزیر اعظم اس سوال کا جواب دے رہے تھے۔ کہ حکومت پاکستان نے نئی عراقی حکومت کو تسلیم کرنے کے سلسلہ میں کیا قدم اٹھایا ہے؟ وزیر اعظم نے بتایا کہ ابھی تک حکومت عراق نے حکومت پاکستان سے اپنا وجود تسلیم کرانے کے بارے میں کوئی درخواست نہیں کی۔

## ولادت

میری ہمشیرہ اہلیہ مستری غلام محمد صاحب آف قادیان حال کوئٹہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۳ جولائی ۱۹۵۸ء قریباً دس سال بعد لڑکی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "ناصرہ بیگم" تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ مولا کریم بچی کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک و خادمہ دین بنائے آمین

مستری محمد عبداللہ۔ ربوہ

ربوہ آئرن سٹور غلہ منڈی